REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۳ تبوک ۱۳۳۹ ہش ۳ ستمبر سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۰۳

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت عام طبیعت اچھی ہے ؛

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

## شاہ ایران کی طرف سے تمام ارکان پارلیمنٹ سے مستعفی ہوجانے کی اپیل

### نئے وزیراعظم آقائے ظفر شریف امامی نے اپنی کابینہ کے ارکان کی فہرست پیش کردی

تہران ۲ ستمبر۔ شاہ ایران نے ایوان زیریں کے سارے ارکان سے مستعفی ہوجانے کی اپیل کی ہے۔ تاکہ سارے ملک میں دوبارہ انتخابات کرائے جاسکیں۔ یاد رہے شاہ نے اپنی ماہوار پریس کانفرنس میں عام انتخابات میں کی گئی دھاندلیوں پر سخت اعتراض کیا تھا جس کی وجہ سے ڈاکٹر منوچہر اقبال وزیراعظم کو مستعفی ہونا پڑا۔ تہران سے ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ نئے وزیراعظم آقائے ظفر شریف امامی نے اپنی کابینہ کے ارکان کی فہرست شاہ کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کردی ہے نئی کابینہ میں آقائے امامی وزیراعظم کے علاوہ وزیر خارجہ کے فرائض بھی انجام دیں گے ہوسکتا ہے کہ بعد میں سفیر ایران متعین ماسکو کو وزیر خارجہ بنا دیا جائے۔ تاکہ ایران اور روس کے تعلقات سدھارنے میں ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جاسکے ؛

## ملایا کے حکمران اعلیٰ وفات پاگئے

کوالالمپور ۲ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ملایا کے حکمران اعلیٰ سر حسام الدین عالم شاہ طویل علالت کے بعد وفات پاگئے ان کی عمر ۶۲ سال تھی

## آئین کمیشن کا اجلاس شروع ہوگیا

کراچی ۲ ستمبر۔ کراچی میں آئین کمیشن کا اجلاس شروع ہوگیا۔ یہ اجلاس ستمبر کا سارا مہینہ جاری رہے گا۔ جس میں ساٹھ سے زیادہ افراد کے بیانات قلمبند کئے جائیں گے ؛

## پاکستان نے جاپان کی ہاکی ٹیم کو دس گول سے ہرا دیا

### پاکستانی ٹیم اولمپک ہاکی ٹورنامنٹ کے کوارٹر فائنل میں پہنچ گئی

روم ۲ ستمبر۔ کل پاکستانی ہاکی ٹیم نے جاپان کی ٹیم کو دس گول سے شکست دے دی۔ جاپان کی ٹیم کوئی گول نہ کرسکی۔ پاکستان نے بی گروپ میں یہ تیسرا میچ جیتا ہے۔ اور اب وہ ہاکی ٹورنامنٹ کے کوارٹر فائنل میں پہنچ گیا ہے۔

اس سے پیشتر پاکستان آسٹریلیا کو تین گول سے اور پولینڈ کو آٹھ گول سے شکست دے چکا ہے کل جاپان کے خلاف پاکستان نے پہلے نصف وقت میں چار گول کئے اور دوسرے نصف وقت میں چھ گول کئے۔ اس طرح پاکستان نے دس گول سے جاپان کو ہرا دیا۔ حالانکہ حمیدی کی طرف سے کئے گئے دو گول منظور نہیں کئے گئے۔ ورنہ جاپان کو بارہ گول سے شکست ہوتی۔

## ڈاکٹر رالف بنچ نیویارک پہنچ گئے

نیویارک ۲ ستمبر۔ کانگو میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ذاتی نمائندے ڈاکٹر رالف بنچ نیویارک پہنچ گئے ہیں۔ وہ کانگو کے معاملہ میں مسٹر ہیمر شولڈ سے ملاقات کریں گے۔ بعد میں وہ بھارتی نمائندہ راجیشور دیال سے بھی ملاقات کرینگے جو ان کی جگہ ہیمر شولڈ کے ذاتی نمائندہ [illegible]

## درخواستیں پیش کرنے کی آخری تاریخ

لاہور ۲ ستمبر نقد معاوضہ کے لئے بیوائیں مطلقہ عورتوں۔ اٹھارہ سال سے کم عمر کے یتیموں اور پچپن سال سے زیادہ عمر کے بوڑھوں کی طرف سے سی۔ پی۔ آئی فارموں پر جو درخواستیں دی جارہی ہیں۔ انہیں پیش کرنے کی تاریخ پندرہ ستمبر تک بڑھادی گئی ہے۔ یہ درخواستیں اس صورت میں پیش کی جاسکتی ہیں کہ شیڈول نمبر ۱ و ۲ و ۳ کے تحت معاوضہ کی زیادہ سے زیادہ مالیت پانچ ہزار روپیہ ہو اور کلیم کی آخری منظوری حاصل ہوچکی ہو۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس تاریخ میں مزید توسیع نہیں کی جائے گی۔ سی۔ پی آئی فارم متعلقہ ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنروں کے دفتروں سے دستیاب ہوسکتے ہیں۔ یہ فارم دفتر سٹلمنٹ واقعہ ۱۵ ایجرٹن روڈ کے پبلک ریلیشن آفیسر اور سینئر اکونٹس آفیسر سے بھی دستیاب ہوسکتے ہیں

## جماعت ہائے احمدیہ ۵ ستمبر کو "سیرۃ النبی" کے جلسے منعقد کریں

جماعت احمدیہ ہر سال "سیرۃ النبیؐ" کے جلسے کرتی چلی آئی ہے۔ امسال حکومت پاکستان نے ۵ ستمبر "یوم میلاد النبیؐ" منانے کا اعلان کیا ہے اور اسے چھٹی کا دن قرار دیا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ اس تقریب کے شایان شان جلسے منعقد کریں۔ اور ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجلس مولود کے ذکر میں فرماتے ہیں:-

"میرا اس میں یہ مذہب ہے کہ مصالح اعلائے کلمۂ اسلام و تذکرہ نبوی کی نیت سے کوئی ایسا جلسہ کیا جائے کہ جس میں سوانح مقدسہ نبویہ کا ذکر ہو۔ اور نہایت خوبی اور صحت و بلاغت سے اس تقریر کو سنایا جائے کہ کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاریکی کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور کس طرح بے سامانی کی حالت میں تمام قوموں کے جور و جفا اٹھا کر بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوگئے۔ اور کیسی خدا تعالیٰ نے اپنے اس مقبول بندے کی تائیدیں کیں۔ اور آخر کس طور سے اس کو مشارق و مغارب میں پھیلا دیا۔ اور اس تقریریں اور ہر ایک محل میں کچھ کچھ نظم بھی ہو۔ اور پُر زور اور مؤثر بیان ہو۔ اور درمیان میں کثرت درود شریف کی سامعین کی طرف سے ہو۔ کوئی علت اور بدعت درمیان میں نہ ہو۔ تو ایسا جلسہ ناجائز نہیں۔ بلکہ میری نظر میں موجب ثواب عظیم ہے۔" (الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)



ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۶۲ء

# خواب

اس کے بعد آپؑ نے وضاحت فرمائی ہے کہ سچے خواب یا سچے الہام کسی کے کمال کی دلیل نہیں۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اس تمام تقریر سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ کسی شخص کا محض سچی خوابوں کا دیکھنا یا بعض سچے الہامات کا مشاہدہ کرنا بر امر اس کے کسی کمال پر دلیل نہیں ہے جب تک کہ اس کے ساتھ دوسرے علامات نہ ہوں جو ہم انشاء اللہ القدیر تیسرے باب میں بیان کریں گے۔ بلکہ یہ صرف دماغی بناوٹ کا ایک نتیجہ ہے۔ اسی وجہ سے اس میں نیک یا راستباز ہونے کی شرط نہیں اور نہ مومن اور مسلمان ہونا اس کے لئے ضروری ہے اور جس طرح محض دماغی بناوٹ کی وجہ سے بعض کو سچی خوابیں آجاتی ہیں یا الہام کے رنگ میں کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دماغی بناوٹ کی وجہ سے بعض کی طبیعت معارف اور حقائق سے مناسبت رکھتی ہے اور لطیف لطیف باتیں ان کو سوجھتی ہیں لیکن دراصل وہ لوگ اس حدیث صحیح کا مصداق ہوتے ہیں کہ آمن شعرہ وکفر قلبہ یعنی اس کا شعر ایمان لایا مگر اس کا دل کافر ہے اسی لئے صادق کو شناخت کرنا ہر ایک سادہ لوح کا کام نہیں

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

اور پھر ماسوا اس کے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس درجہ کے لوگوں کی جو خوابیں یا الہامات ہوتے ہیں وہ بہت سی تاریکی کے اندر ہوتے ہیں اور ایک شاذ و نادر کے طور پر سچائی کی چمک ان میں ہوتی ہے اور خدا کی محبت اور قبولیت کا کوئی ان کے ساتھ نشان نہیں ہوتا اور اگر غیب کی بات ہو تو صرف ایسی ہوتی ہے جس میں کروڑہا انسان شریک ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص اگر چاہے تو بطور خود تحقیقات کر سکتا ہے کہ ایسی خوابوں اور الہامات میں ہر ایک فاسق و فاجر اور کافر اور ملحد یہاں تک کہ زانیہ عورتیں بھی شریک ہوتی ہیں۔ پس وہ شخص عقلمند نہیں ہے کہ جو اس قسم کی خوابوں اور الہاموں پر خوش اور فریفتہ ہو جائے اور سخت دھوکہ میں پڑا ہوا وہ شخص ہے کہ جو فقط اس درجہ کی خوابوں اور الہاموں کا نمونہ اپنے اندر پا کر اپنے تئیں کچھ چیز سمجھ بیٹھے بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس درجہ کا انسان فقط اس انسان کی طرح ہے کہ جو ایک اندھیری رات میں دور سے ایک آگ کا دھواں دیکھتا ہے مگر اس آگ کی روشنی کو نہیں دیکھ سکتا۔ اور نہ اس کی گرمی سے اپنی سردی اور افسردگی دور کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاص برکتوں اور نعمتوں سے ایسے لوگوں کو کوئی حصہ نہیں ملتا اور نہ کوئی قبولیت اُن میں پیدا ہوتی ہے اور نہ کوئی ایک ذرّہ خدا سے تعلق ہوتا ہے۔ اور نہ شعلۂ نور سے بشریت کی آلائشیں جلتی ہیں اور چونکہ خدا تعالیٰ سے ان کو سچی دوستی پیدا نہیں ہوتی اس لئے بباعث نہ ہونے قربت روحانی کے شیطان ان کے ساتھ رہتا ہے اور حدیث النفس اُن پر غالب رہتی ہے اور جس طرح ہجوم بادل کی حالت میں اکثر آفتاب چھپا رہتا ہے۔ اور کبھی کبھی کوئی کنارہ اس کا نظر آجاتا ہے۔ اسی طرح ان کی حالت اکثر تاریکی میں رہتی ہے اور ان کی خوابوں اور الہاموں میں شیطانی دخل بہت ہوتا ہے"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت لطیف پیرائے میں خواب اور الہام کا فلسفہ بیان فرمایا ہے۔ آپؑ کا ارشاد ہے کہ خواب اور الہام کا مادہ فطری طور پر ہر انسان میں موجود ہوتا ہے۔ اور وہ بعض میں زیادہ اور بعض میں کم ہوتا ہے۔ اس لئے یہ ہر انسان کی فطری طور پر دماغی ساخت پر موقوف ہوتا ہے کہ کسی کو بغیر اس کے کہ اس کی بزرگی پر اس کو دلیل ٹھہرایا جائے۔ بعض وقت سچے خواب آسکتے ہیں اور ان کے بعض الہامات بھی سچے ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ محض طبعی عمل سے ہوتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا ہے کہ ایسا انسان جس کو کبھی سچی خواب آجائے تعلق باللہ میں بھی اس کو کوئی کمال حاصل ہو گیا ہے۔ چنانچہ تاریخ میں ایسے خواب ایسے لوگوں کے متعلق مشہور ہیں جو دینداری میں کوئی درجہ نہیں رکھتے تھے مثلاً حاکم مصر جو حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت میں تھا۔ اس کو قحط اور خوشحالی کے متعلق بالکل سچے خواب دکھائی دئے تھے چنانچہ حاکم مصر کے مصاحب نے تو ان کو پریشان خوابوں سے تعبیر کیا تھا اور "اضغاث احلام" کہا تھا۔ لیکن جب یہی خواب حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے پیش ہوئے۔ تو آپؑ نے ان کی جو تعبیر فرمائی وہ بالکل آئندہ واقعات کے مطابق تھی۔ اسی طرح جیل میں دو قیدیوں کے خوابوں کا حال ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کے خوابوں کی جو تعبیر کی وہ بھی واقعتاً بالکل صحیح ثابت ہوئیں۔

نہ تو حاکم مصر کوئی دینی بزرگ تھا۔ محض ایک دنیادار شخص تھا اور نہ ہی آپؑ کے دونوں جیل کے ساتھی کوئی دیندار لوگ تھے۔ بلکہ ایک تو ان میں سے مجرم ثابت ہو کر قتل کیا گیا۔ اب ایسے لوگوں کے اگر خواب کبھی کبھی سچے ہو جائیں تو یہ ان کے کسی کمال دینی کی دلیل نہیں ہو سکتے اور نہ اس سے یہ استنباط کیا جا سکتا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ سے کوئی خاص تعلق تھا۔ یہ محض اس لئے ہوا کہ ہر انسان کے اندر سچے خواب دیکھنے کا فطرتاً کم و بیش مادہ موجود ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ یہ مادہ ہر انسان میں طبعی طور پر کیوں رکھا گیا ہے۔ چنانچہ ہم پہلی قسط میں حضور اقدس علیہ السلام کے الفاظ اس تعلق میں نقل کر چکے ہیں۔ جن میں آپؑ نے بتایا ہے کہ یہ مادہ انسانی فطرت میں اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ وہ اس کی روشنی میں انبیاء علیہم السلام کی حقیقت کو پہچان سکیں تاکہ انسانوں کو یہ سمجھنے میں دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ہمکلام ہو سکتا ہے اور ان کو اپنی مرضی کے مطابق غیب کا علم دے سکتا ہے تاکہ انسان جان لیں کہ انبیاء علیہم السلام کو جو مابعد الطبیعات کا علم دیا جاتا ہے یہ انسانی فطرت اور قانون الٰہی کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ عین اسکی قدرت کا مظہر ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشف و خواب اور الہام کا یہ فلسفہ بیان فرما کر بڑی صفائی سے یہ بتا دیا ہے کہ عام لوگوں کو جو کبھی کبھی سچے خواب آجاتے ہیں یا سچے کشوف اور الہام ہو جاتے ہیں یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے اس طرح کوئی شخص ہلدی کی ایک گانٹھ سے پنساری نہیں بن جاتا۔ البتہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کر لیتے ہیں یا جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا مامور بناتا ہے۔ اور ان کی طبع میں کثرت مکالمہ و مخاطبہ کے لئے جوہر رکھتا ہے۔ یہ جوہر اپنی ابتدائی صورت میں تو ہر انسان میں ہوتا ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام اصفیاء اور خاص بندوں میں یہ خاص طور پر بہت زیادہ ہوتا ہے اس حد تک بڑھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام اور وحی کو قبول کر سکتے ہیں۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں :۔

"پھر تیسری قسم کے ملہم اور خواب بین وہ لوگ ہیں۔ جن کے خوابوں اور الہاموں کی حالت اُس جسمانی نظارہ سے مشابہ ہے جب کہ ایک شخص اندھیری اور شدید البرودت رات میں نہ صرف آگ کی کامل روشنی ہی پاتا ہے۔ اور اس میں چلتا ہے بلکہ اس کے گرم حلقہ میں داخل ہو کر بکلی سردی کے ضرر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس مرتبہ تک وہ لوگ پہنچتے ہیں جو شہوات نفسانیہ کا چولہ آتش محبت الٰہی میں جلا دیتے ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کر لیتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں جو آگے موت ہے اور دوڑ کر اس موت کو اپنے لئے پسند کر لیتے ہیں وہ ہر ایک درد کو خدا کی راہ میں قبول کرتے ہیں اور خدا کے لئے اپنے نفس کے دشمن ہو کر اور اس کے برخلاف قدم رکھ کر ایسی طاقت ایمانی دکھلاتے ہیں کہ فرشتے بھی ان کے اس ایمان سے حیرت اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں وہ روحانی پہلوان ہوتے ہیں اور شیطان کے تمام حملے ان کی روحانی قوت کے آگے ہیچ ٹھہرتے ہیں وہ سچے وفادار اور صادق مرد ہوتے ہیں کہ نہ دنیا کی لذات کے نقارے انہیں گمراہ کر سکتے ہیں اور نہ اولاد کی محبت اور نہ بیوی کا تعلق ان کو اپنے محبوب حقیقی سے برگشتہ کر سکتا ہے غرض کوئی تلخی ان کو ڈرا نہیں سکتی اور کوئی نفسانی لذت اُن کو خدا سے روک نہیں سکتی۔ اور کوئی تعلق خدا کے تعلق میں رخنہ انداز نہیں ہو سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۳)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

# متعدد وجوہ ایسی ہیں جن کی بناء پر انشورنس کو ہم جائز قرار نہیں دے سکتے

## انشورنس کا اصول ان تمام اصولوں کو جن پر اسلام سوسائٹی کی بنیاد رکھتا ہے باطل کر دیتا ہے

## تاہم پسماندگان کی خاطر خواہ امداد ایک اہم قومی ضرورت ہے جسے پورا کرنا ہماری جماعت کا اولین فرض ہے

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ؛

### موجودہ حالات

یہ ایسا رنگ رکھتے ہیں۔ جس میں قدرتاً بعض لوں کی طبائع انشورنس کمپنیوں میں حصہ لینے کی طرف مائل ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ انشورنس کمپنی کے بہت بڑے نقصانات ہیں۔ مثلاً ایک نقصان تو اس کا یہ ہے کہ اس سے کیپٹلزم ساری دنیا پر چھا جاتا ہے۔ مثلاً اگر ساری دنیا کے لوگ بیمہ کرا دیں۔ تو یہ لازمی بات ہے کہ ساری دنیا کی دولت صرف چند کمپنیوں کے ہاتھ میں آجائے گی۔ اور وہ کمپنیاں حکومتوں کو بھی تہ و بالا کر دیں گی۔ بے شک جب تک لوگ ایک دو فیصدی اس میں حصہ لیتے ہیں اقتصادی لحاظ سے یہ ایک نہایت مفید سکیم معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر سو فیصدی لوگ اس میں حصہ لینے لگیں۔ تو لازماً دو صورتوں میں سے ایک صورت ضرور پیدا ہوگی۔ یا تو ساری دنیا کو کیپٹلزم کا غلام بننا پڑے گا۔ اور یا پھر انشورنس کمپنیوں کو توڑنا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ انشورنس کمپنیوں کو دیکھ کر مختلف حکومتوں کے دلوں میں بھی خدشات پیدا ہو رہے ہیں۔ اور وہ سمجھتی ہیں کہ اگر یہ اسی طرح جاری رہیں۔ تو یہ ایک دن پیرالل گورنمنٹ بن جائیں گی۔ پھر اس کے علاوہ اس میں بعض

### انفرادی مشکلات

بھی ہیں۔ اور وہ تین قسم کی ہیں۔

اول۔ اس کے لئے بنیادی سرمایہ ہونا چاہیئے

دوئم۔ جو سرمایہ ہو وہ فوراً کام پر لگ جانا چاہیئے۔ تاکہ نفع حاصل ہو۔ کیونکہ اگر نفع نہ آئے گا۔ تو لوگوں کو کیا دیا جائے گا۔

سوم۔ اس میں صریح طور پر جوأ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ کسی کی اولاد کو اس کے مرنے پر پہلے سال ہی کسی کو دوسرے سال کسی کو چوتھے سال کسی کو پندرھویں سال اور کسی کو آخر میں پوری رقم ایک مقررہ نفع کے ساتھ مل جائیگی اور جو نفع کسی قبل از وقت سمجھوتہ کے تحت حاصل ہو اسے شریعت اسلامیہ سود قرار دیتی ہے جو ناجائز ہے۔ گویا اس کا طریق جوئے کا ہے۔ اور اس کی بنیاد سود پر ہے۔ اور یہ تینوں نقائص ہمارے لئے

### ناممکن العمل

ہیں۔ ابتدائی سرمایہ لگانے والے تاجر اس لئے سرمایہ پیش کرتے ہیں کہ اس روپیہ پر ان کو سود حاصل ہوگا۔ لیکن ہماری جماعت سود نہیں لے سکتی۔ اس لئے روپیہ لگانے کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ دوسری اہم چیز یہ ہوتی ہے۔ کہ روپیہ کو فوراً کام پر لگا دیا جائے۔ یہ امر بھی ہماری جماعت کے لئے بہت مشکل ہے۔ کیونکہ فوری طور پر کام پر روپیہ وہی قومیں لگا سکتی ہیں۔ جن کی تجارتیں نہایت وسیع ہیں۔ اور

### ہماری جماعت تجارت میں بہت پسماندہ

ہے۔ اور اگر کچھ روپیہ تجارت پر لگ بھی جائے تو اس سے جو سود حاصل ہوگا۔ وہ اشاعت اسلام کے لئے لے لیا جائے گا۔ مرنے والے پسماندگان کو کیا حاصل ہوگا۔

تیسری چیز جوأ اور سود ہے۔ یہ اپنی ذات میں ایسی چیزیں ہیں جنہیں شریعت نے بالکل حرام قرار دیا ہے۔ پس اول تو ہمارے پاس کوئی سرمایہ نہیں۔ جس سے ہم یہ کام شروع کر سکیں دوئم۔ ہمارے پاس اس روپیہ کو اعلیٰ درجہ کی تجارت پر لگانے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ کیونکہ

### ہمارے ملک میں قومی تعصب

بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور یہ تعصب اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ جو لوگ کمپنیوں میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ بھی اپنے رشتہ داروں کو ہی فائدہ پہنچاتے ہیں۔ کسی اور کو نہیں۔ پس ہمارے لئے کوئی بھی ایسی صورت نہیں۔ جس سے ہم اس کام میں ہاتھ ڈال سکیں۔ وہ لوگ جو انشورنس سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہیں یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم انشورنس کو محض سود کی ملونی کی وجہ سے ناجائز قرار نہیں دیتے۔ بلکہ اس کے ناجائز ہونے کی

### بہت سی وجوہ ہیں

جن میں سے ایک یہ ہے کہ انشورنس کے کاروبار کی بنیاد سود پر ہے۔ اور کسی چیز کی بنیاد سود پر ہونا اور کسی چیز میں سود کی ملونی کا پایا جانا ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ گورنمنٹ کے قانون کے مطابق کوئی انشورنس کمپنی ملک میں جاری نہیں ہو سکتی۔ جب تک ایک لاکھ کی ضمانت گورنمنٹ کو ادا نہ کی جائے۔ اس ضمانت پر اسے سود دیا جاتا ہے۔ اور وہ سود نفع میں محسوب کیا جاتا ہے۔ پس اس جگہ سود کی آمیزش کا نہیں۔ بلکہ اس کے لزوم کا سوال ہے۔ دوسرے شریعت اسلامیہ کے مطابق اگر کوئی رقم کسی کو دی جائے تو یا تو وہ ہدیہ ہوتی ہے۔ یا امانت ہوتی ہے یا شراکت ہوتی ہے۔ یا قرض ہوتا ہے۔ انشورنس کمپنیوں کی طرف سے جو کچھ بطور نفع ملتا ہے۔ وہ ہدیہ تو ہے نہیں امانت بھی اسے نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ امانت میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ پھر یہ شراکت بھی نہیں کیونکہ کمپنی کے

### نفع اور نقصان کی ذمہ واری

اور اس کے چلانے کے اختیار میں پالیسی ہولڈر شریک نہیں ہوتا۔ ہم اسے قرض ہی قرار دے سکتے ہیں۔ اور در اصل یہ ہوتا بھی قرض ہی ہے کیونکہ اس روپیہ کو انشورنس والے اپنے ارادہ اور تصرف سے کام پر لگاتے ہیں اور انشورنس کے کام میں گھاٹا ہونے کی صورت میں روپیہ دینے والے پر کوئی ذمہ واری نہیں ڈالتے پس یہ قرض ہے اور جس قرض کے بدلہ میں کسی قبل از وقت سمجھوتہ کے ماتحت کوئی نفع حاصل ہو۔ اسے شریعت اسلامیہ کی رو سے سود کہا جاتا ہے۔ پس انشورنس کا اصول ہی سود پر مبنی ہے تیسرے انشورنس کا اصول ان تمام اصولوں کو جن پر اسلام سوسائٹی کی بنیاد رکھتا ہے باطل کر دیتا ہے۔ کیونکہ انشورنس کے کلی طور پر رائج ہونے کے بعد تعاون باہمی ہمدردی اور اخوت کا مادہ دنیا میں رہ ہی نہیں سکتا۔ یہ وجوہ ہیں جن کی بناء پر انشورنس کو ہم جائز قرار نہیں دیتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتاویٰ بھی اسی کی تائید میں ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم اس امر سے انکار نہیں کر سکتے کہ یہ ایک

### اہم قومی ضرورت

ہے۔ جس کا پورا کرنا ہماری جماعت کا اولین فرض ہے۔ بسا اوقات بعض احمدی جب وفات پا جاتے ہیں۔ تو بوجہ اس کے کہ ان کی کوئی جائداد نہیں ہوتی۔ ان کی اولادیں دوسروں کی دست نگر ہو جاتی ہیں۔ اور بعض دفعہ وہ ارتداد کی طرف بھی مائل ہو جاتی ہیں۔ یہ حالات ایسے ہیں جو تقاضا کرتے ہیں کہ اسلامی اصول اور اس کی حدود کو قائم رکھتے ہوئے۔ ہم کوئی ایسا انتظام کریں۔ جس سے یہ دقت رفع ہو سکے۔ اور پسماندگان کی تربیت اور ان کی تعلیم اور ان کی معاش میں کوئی رخنہ واقع نہ ہو۔ کچھ عرصہ ہوا غالباً ۲۹-۱۹۲۸ء کی بات ہے۔ کہ میں نے ان دقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پسماندگان کی امداد کے متعلق

### ایک مفصل سکیم

تیار کی تھی۔ اور میرا منشاء تھا۔ کہ اس کو جماعت میں رائج کیا جائے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ اس کے بعض پہلوؤں میں علمائے سلسلہ کا مجھ سے اختلاف ہو گیا اور چونکہ فقہی مسائل میں علماء کی رائے کا احترام کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے وہ سکیم جاری نہ ہو سکی۔ حالانکہ جہاں تک میں نے غور کیا تھا۔ اس میں کوئی پہلو بھی ایسا نہ تھا جو

### شریعت کے خلاف

ہو۔ میں نے یہ تجویز کی تھا۔ کہ ہم جماعت کے لوگوں کو ماہوار ایک فنڈ کی صورت میں روپیہ جمع کرنے کی تحریک کریں۔ اس میں کوئی خاص قید نہ ہو۔ کہ ہر شخص ضرور اتنی رقم دے۔ بلکہ روپیہ کی رقم کی تعیین اس کے اپنے حالات پر منحصر ہو۔ اگر کوئی دس روپیہ ماہوار دے سکتا ہو۔ تو دس روپے دے اور اگر کوئی زیادہ دے سکتا ہو تو زیادہ دے۔ اس طرح ایک

### مضبوط فنڈ قائم کیا جائے

اور جو لوگ روپیہ دیں۔ وہ آپس میں یہ معاہدہ کریں

کہ اس کا کچھ منافعہ تو حصہ وارانہ تقسیم کیا جائیگا۔ اور کچھ ان ممبروں کے ورثاء میں تقسیم کیا جائیگا جن کی اس دوران میں وفات واقع ہو جائے یہ بھی تجویز کیا گیا تھا کہ منافع کوئی مقرر نہ ہو بلکہ جو بھی منافع حاصل ہو تقسیم کر دیا جائے اگر زیادہ ہو تو زیادہ تقسیم کر دیا جائے اور اگر کم ہو تو کم تقسیم کیا جائے اور اگر کسی سال منافعہ نہ ہو تو منافعہ تقسیم نہ کیا جائے۔ ہماری یہ بھی تجویز تھی کہ اس کمیٹی کے قواعد میں یہ بات داخل ہونی چاہیئے کہ جو شخص کوئی قسط ادا نہ کرے گا اس کی رقم ضبط کر لی جائیگی تاکہ ادائیگی قسط سے کوئی شخص رُکے نہیں اور روپیہ باقاعدگی کے ساتھ جمع ہوتا رہے میرا منشاء تھا کہ جب یہ رقم کافی حد تک جمع ہو جائے تو زمین اور مکانات رہن لیلئے جائیں۔ اب تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت بہت ترقی کر چکی ہے اور اچھے اچھے تاجر ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن اُس وقت جماعت کی مالی حالت بہت کمزور تھی نہ اعلےٰ درجہ کی تجارتیں ہمارے ہاتھ میں تھیں اور نہ کوئی کارخانہ وغیرہ جاری تھا۔ اس وقت اس روپیہ کو تجارت پر لگانے کا

## بہتر سے بہتر طریق

ہمارے ذہن میں یہی آیا تھا کہ ہم اس روپیہ سے مکانات اور زمینیں رہن لے لیں گے۔ کیونکہ یہ تجارت بہت محفوظ ہے اور اس میں خسارہ کا کوئی احتمال نہیں ہوتا اگر کوئی شخص کسی کا مکان رہن لیتا ہے اور وہ مکان کسی حادثہ سے گر جاتا ہے تو اس وقت مالک کا فرض ہوتا ہے کہ اسے تعمیر کرائے کیونکہ جو چیز اس نے روپیہ کے بدلے میں دی تھی جب وہ رہی ہی نہیں تو رہن کیسا؟ ہاں جب تک مکان تعمیر نہ ہو گا اس وقت تک کرایہ نہ ملنے کا خسارہ رہن لینے والے کو بھی ہو گا۔ اور زمین میں تو گرنے گرانے کا کوئی احتمال ہی نہیں ہوتا زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ فصل نہ ہو۔ لیکن اس سے بھی کوئی خاص نقصان نہیں ہو سکتا۔ پس

## میری یہ سکیم تھی

کہ ہم ایک مضبوط فنڈ قائم کر کے زمینیں اور مکانات گروے لیں اور پھر انشورنس کمپنیوں کی طرح ہم یہ قانون نہ بنائیں کہ جو شخص مر جائے گا اس کے ورثاء کو اتنی رقم ضرور دی جائیگی۔ بلکہ ہم اس رنگ میں کام کریں کہ سال بھر میں جس قدر اموات ہوں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے منافع کا ستر اسی فیصدی حصہ مرنے والوں کے ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے اس طرح بے شک ابتداء میں فائدہ کم ہو گا لیکن جوں جوں یہ سکیم بڑھتی چلی جائے گی سرمایہ

بھی ترقی کرے گا۔ اور سرمایہ کی ترقی سے منافعہ میں بھی زیادتی ہو گی۔ اور اس طرح زیادہ سے زیادہ غرباء کی امداد کی صورت پیدا ہو جائیگی میں سمجھتا تھا کہ اس میں عقلی طور پر کوئی ایسی بات نہیں جو لوگوں کو شمولیت سے باز رکھنے والی ہو کیونکہ

## قدرتی طور پر

ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جب وہ مر جائے تو اس کے پسماندگان کو کوئی تکلیف نہ ہو مگر میرا اور علمائے سلسلہ کا جس بات میں اختلاف واقع ہوا وہ یہ سوال تھا کہ زائد نفع کہاں جائیگا۔ ان کا نقطہ نگاہ یہ تھا کہ نفع انہی کو ملنا چاہیئے جن کا مال تھا اور میرا نقطہ نگاہ یہ تھا کہ جب غرباء کے فائدہ کے لئے بعض لوگ اپنی مرضی سے ایک رقم جمع کراتے ہیں اور وہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں داخل کرتے ہیں تو اس کے بعد جماعت ہی اسبات کا حق رکھتی ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائے بے شک انفرادی طور پر جب کوئی شخص روپیہ دے تو اصولاً نفع کا بھی وہی حقدار ہے لیکن جب ایک معین معاہدہ کے مطابق ایک شخص سے روپیہ لیا جائے اور وہ خود اپنی مرضی سے جماعت کے

## غرباء کی بہبودی

کے لئے روپیہ دے تو اس کے بعد اگر اس روپیہ کے منافعہ سے جماعت کے غرباء فائدہ اٹھاتے ہیں تو شرعی نقطۂ نگاہ سے اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ اسی طرح اس سکیم کی جزئیات پر بعض اور بھی سوالات تھے جو ہماری جماعت کے علماء کو پیدا ہوئے گو بعض اعتراضات ایسے بھی تھے جو میری سمجھ میں نہ آئے بہرحال یہ سکیم تفصیلی طور پر پندرہ بیس صفحات پر مرتب کر کے میں نے جماعت کے سامنے رکھی تھی۔ مگر اختلافات واقع ہو جانے کی وجہ سے یہ سکیم جماعت میں جاری نہ ہو سکی یہ چیز ہے جسے آج میں نے پھر کئی سال کے بعد جماعت کے سامنے پیش کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعتی اور قومی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں کہ ہم اس بارہ میں

## جلد سے جلد کوئی قدم اٹھائیں

اگر آج سے بیس سال پہلے یہ سکیم جاری ہو چکی ہوتی تو پسماندگان کی امداد کا مسئلہ بہت حد تک حل ہو چکا ہوتا۔ اسی طرح بعض قانونی تشقیں بھی قابل حل تھیں۔ مگر یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی جس کی وجہ سے اس سکیم کو جاری نہ کیا جا سکتا وکلاء سے مشورہ لیا جا سکتا تھا اور وہ جو صورت بتاتے اس کے مطابق عمل ہو سکتا تھا مثلاً ایک قانونی دقت یہ تھی کہ انشورنس کمپنی کو خود گورنمنٹ رجسٹرڈ کراتی ہے اور گورنمنٹ بھی

اس کے حصے خریدتی ہیں۔ جس پر سود کا سوال پیدا ہو جاتا ہے مگر ہم اپنی کمپنی کو رجسٹرڈ نہیں کرا سکتے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی شخص روپیہ لے کر بھاگ جائے تو ہم اس سے روپیہ کس طرح وصول کریں گے یہ ایک قانونی مشکل تھی جو ہمارے سامنے پیش آئی مگر وکلاء کہتے تھے ہم اس تجویز پر غور کر لیں گے بشرطیکہ علماء کا اتحاد ہو جائے مگر چونکہ ہمارے علماء کا اتحاد نہ ہو سکا اسلئے یہ سکیم جاری نہ ہو سکی اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ کے انبیاء اور ان کے خلفاء کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ جب کسی مسئلہ کے متعلق انہیں

## شرح صدر

حاصل ہو تو وہ اس کو جماعت میں رائج کر دیں۔ مگر یہ مسئلہ ان مسائل میں سے نہیں ہے۔ جس کے متعلق علماء کے مشورہ کو نظر انداز کر کے جماعت کو ایک نئے طریق پر ڈالا جائے پس باوجودیکہ مجھے حق حاصل تھا اور اب بھی حق حاصل ہے کہ میں جماعت میں اس سکیم کو جاری کر دوں مگر میں نے اپنے اس حق کو استعمال نہیں کیا اور اس بارہ میں میں نے وہی طریق عمل اختیار کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیر منظور محمد صاحب کی لڑکی حامدہ خاتون کا نکاح حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے لڑکے میاں عبدالحی صاحب مرحوم سے کر دیا نکاح کے بعد میاں عبدالحی صاحب کی والدہ کو یاد آگیا اور انہوں نے کہا کہ لڑکی نے میرا دودھ پیا ہوا ہے۔

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے سامنے جب یہ بات پیش ہوئی تو آپؑ نے فرمایا کہ اس کے لئے خمس رضاعات کی شرط ہے یعنی یہ ضروری ہے کہ بچے نے پانچ دفعہ دودھ پیا ہو یہ نہیں کہ ایک ہی دفعہ میں اس نے پانچ گھونٹ دودھ پیا ہو بلکہ الگ الگ وقتوں میں پانچ دفعہ دودھ پینا ضروری ہے۔ مگر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فقہا کے قول کے مطابق یہ سمجھتے تھے کہ اگر ایک دفعہ بھی بچہ پانچ گھونٹ دودھ پی لیتا ہے تو اس پر اس مسئلہ کا اطلاق ہو جاتا ہے غرض خمس رضاعات کے ایک معنے وہ تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیتے تھے اور ایک معنے وہ تھے جو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے اور چونکہ یہ شادی کا معاملہ تھا اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فقہا کی تشریح

کو زیادہ قابل قبول سمجھتے تھے۔ اسلئے آپؓ کو اس کا ایسا صدمہ ہوا کہ آپؓ کو اسہال شروع ہو گئے۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ نکاح توڑ دیا جائے یہ ایک فقہی مسئلہ ہے اس میں ضروری نہیں کہ میری تشریح کو ہی درست سمجھا جائے۔ اسی طرح

## میں نے بھی مناسب نہ سمجھا

کہ اس بارہ میں علماء پر زور دوں۔ لیکن وہ سکیم اب بھی موجود ہو گی۔ علمائے سلسلہ اس پر پھر غور کریں اسی طرح اقتصادیات سے جو ماہر ہیں ان سے بھی مشورہ لیا جائے اور پھر میرے سامنے اسکو پیش کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ بہتر اور مکمل صورت میں ہم اس سکیم کو جماعت میں جاری کر سکیں میں اس غرض کے لئے ایک کمیٹی بھی مقرر کر دیتا ہوں اس کمیٹی میں مولوی سید سرور شاہ صاحب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب قاضی اسلم صاحب کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ میرزا ناصر احمد صاحب۔ مولوی ابو العطاء صاحب مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی تاج الدین صاحب اور مولوی ارجمند خانصاحب شامل ہوں۔ میرزا ناصر احمد کو میں اس کمیٹی کا کنوینر تجویز کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ کمیٹی اس بارہ میں غور کر کے اپنی سکیم میرے سامنے جلد پیش کرے گی یہ بھی اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور اسکے احسانات میں سے ایک

## بہت بڑا احسان

ہے کہ ہم آپس کے مسائل کو اس آزادی اور حریت کے ساتھ حل کرتے ہیں ورنہ اس سے بہت چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں جن میں اختلاف واقع ہونے پر مولوی ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگا دیا کرتے تھے اور لٹھ لے کر دوسرے کا سر پھوڑنے کی کوشش کرتے تھے یہ احمدیت پر اللہ تعالےٰ کا ایک بہت بڑا احسان ہے اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور آپؑ کی قوت قدسیہ کا ہی نتیجہ ہے۔

---

## دعائے مغفرت

مورخہ ۲۴ کو بوقت ایک بجے بعد دوپہر مستری محمد صدیق صاحب ولد مستری حاکم دین صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نیک دل عبادت گذار اور بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ کے بہت چھوٹے چھوٹے بچے رہ گئے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ خود ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور مرحوم کی مغفرت فرمائے

# چندہ وقفِ جدید کا ایک جائزہ

## عہدیداران جماعت و سیکرٹریان وقفِ جدید توجہ فرمائیں

ہفتہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل جماعتوں کے حساباتِ چندہ وقفِ جدید (یعنی بقایا جاتِ گذشتہ اور وعدہ جات و بقایا جاتِ سال رواں) ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ متعلقہ عہدیدان جماعت ہفتہ وقفِ جدید میں پوری سعی فرمائینگے کہ ان کے ذمہ گذشتہ یا موجودہ کوئی بقایا نہ رہ جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

یہ فہرست خاص طرز پر اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ احباب جماعت اپنی اپنی جماعت کی کیفیت سے مطلع رہیں اور گذشتہ کوتاہی کی تلافی کے لئے عہدیداران سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

نوٹ:۔ اگر اعداد و شمار میں کوئی غلطی نظر آئے تو مہربانی فرما کر دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں:۔

| نمبر شمار | نام جماعت | ۱۹۶۰ء تعداد اراکین وقفِ جدید | سنہ ۱۹۶۰ء وعدہ جات وقفِ جدید | سنہ ۵۹-۱۹۵۸ء بقایا سابقہ وقفِ جدید | کل میزان | سنہ ۱۹۶۰ء وصولی تا ۳۱ جولائی چندہ وقفِ جدید | سنہ ۱۹۶۰ء کل بقایا تا ۳۱ جولائی چندہ وقفِ جدید |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ربوہ | ۱۵۰۳ | ۹۶۵۰/- | ۱۰۶۲۱/- | ۲۰۰۷۱/- | ۲۶۷۰/- | ۱۷۴۰۱/- |
| ۲ | جھنگ مگھیانہ صدر | ۱۱۵ | ۷۰۴/- | ۴۳۷/- | ۱۱۴۱/- | ۲۹۹/- | ۸۴۲/- |
| ۳ | ملتان شہر | ۶۶ | ۳۷۴/- | ۲۹۹/- | ۶۷۳/- | ۱۶۶/- | ۵۰۷/- |
| ۴ | ملتان چھاؤنی | ۷۳ | ۵۲۸/- | ۲۷۵/- | ۸۰۳/- | ۱۴۱/- | ۶۶۲/- |
| ۵ | لائل پور شہر | ۱۸۳ | ۱۲۸۱/- | ۸۱۲/- | ۲۰۹۳/- | ۶۲۵/- | ۱۴۶۸/- |
| ۶ | منٹگمری | ۵۵ | ۳۱۷/- | ۲۴۲/- | ۵۵۹/- | ۵۰/- | ۵۰۹/- |
| ۷ | لاہور | ۹۶۶ | ۶۲۳۸/- | ۷۵۶۶/- | ۱۳۸۰۴/- | ۳۴۰۲/- | ۱۰۴۰۲/- |
| ۸ | گوجرانوالہ | ۱۴۰ | ۱۰۳۸/- | ۴۸۱/- | ۱۵۱۹/- | ۴۴۲/- | ۱۰۷۷/- |
| ۹ | سیالکوٹ شہر | ۱۶۰ | ۱۱۹۵/- | ۲/- | ۱۱۹۷/- | ۲۰۲/- | ۹۹۵/- |
| ۱۰ | گجرات شہر | ۴۴ | ۳۵۶/- | ۲۶۷/- | ۶۲۳/- | ۱۵۴/- | ۴۶۹/- |
| ۱۱ | جہلم شہر | ۳۵ | ۱۶۱/- | ۳۲۵/- | ۴۸۶/- | ۱۴۱/- | ۳۴۵/- |
| ۱۲ | راولپنڈی شہر | ۳۴۵ | ۲۴۵۴/- | ۳۷۰۷/- | ۶۱۶۱/- | ۵۶۰/- | ۵۶۰۱/- |
| ۱۳ | پشاور شہر و چھاؤنی | ۱۵۰ | ۷۹۵/- | ۱۱۲۶/- | ۱۹۲۱/- | ۴۱۲/- | ۱۵۰۹/- |
| ۱۴ | کوئٹہ | ۱۷۵ | ۱۳۶۸/- | ۹۸۷/- | ۲۳۵۵/- | ۶۹۰/- | ۱۶۶۵/- |

### ضروری کوائف و توضیحات:۔

**۱۔ ربوہ** جماعت کی تعداد اور حیثیت کے مطابق وعدہ جات خوشکن ہیں۔ لیکن وصولی افسوسناک حد تک کم ہے۔ ساڑھے دس ہزار کے قریب گذشتہ بقایا ہے۔

**۲۔ جھنگ مگھیانہ صدر۔** جماعت کی حیثیت کے مقابل پر وعدہ بہت کم ہے مزید اضافہ کی بہت گنجائش ہے۔ بقایا بھی کافی ہے

**۳۔ ملتان شہر۔** تعداد اور حیثیت کے مطابق وعدہ نہ ہونے کے برابر ہے اور گذشتہ بقایا بھی کافی ہے۔ خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

**۴۔ ملتان چھاؤنی۔** تعداد اور حیثیت کے مقابل پر وعدہ بہت ہی کم ہے وصولی بھی کم ہے اور بقایا موجود ہے۔ خاص جدوجہد درکار ہے۔

**۵۔ لائل پور شہر۔** تعداد اور حیثیت کے مقابل پر وعدے بہت کم ہیں۔ اور وصولی بھی ناتسلی بخش ہے۔ بقایا موجود ہے۔ کوشش کی ضرورت ہے۔

**۶۔ منٹگمری** تعداد اور حیثیت کے مقابل پر وعدہ جات بہت کم اور وصولی افسوسناک حد تک کم ہے۔ ہفتہ وقف جدید میں خاص توجہ درکار ہے۔

**۷۔ لاہور۔** تعداد اور حیثیت کے مطابق ابھی مزید وعدہ جات کی بہت گنجائش ہے اور بقایا کی ایک خاصی رقم قابل ادا ہے۔ ہفتہ وقف جدید میں منظم کوشش درکار ہے۔

**۸۔ گوجرانوالہ** تعداد کے لحاظ سے وعدہ جات ٹھیک مگر حیثیت کے لحاظ سے کم ہیں۔ اور وصولی بھی کم ہے۔ بقایا موجود ہے۔ مزید توجہ کی درخواست ہے۔

**۹۔ سیالکوٹ شہر۔** افراد اور حیثیت کے لحاظ سے وعدہ جات بہت کم ہیں۔ مگر الحمد للہ کہ گذشتہ کوئی بقایا نہیں سال رواں کی وصولی توجہ کی متقاضی ہے۔

**۱۰۔ گجرات شہر۔** افراد اور حیثیت کے لحاظ سے وعدہ جات بہت ہی کم اور وصولی افسوسناک ہے ہفتہ وقف جدید میں سال رواں اور بقایا جات کی وصولی کی طرف خاص توجہ کی جائے۔

**۱۱۔ جہلم شہر۔** افراد اور حیثیت کے لحاظ سے وعدہ صفر کے برابر اور اس پر بھی بقایا قابل ادا ہے۔

**۱۲۔ راولپنڈی شہر۔** افراد کے لحاظ سے کوئی ایسی کمزوری نہیں۔ مگر حیثیت کے مقابل پر وعدے بہت ہی کم۔ بقایا جات کی بھی خاصی رقم ہے۔ موجودہ وصولی کی رفتار بھی تسلی بخش نہیں۔ گذشتہ دنوں جو جدوجہد عشرہ وقف جدید منا کر کی گئی ہے۔ اس کے نتیجہ سے اطلاع نہیں ملی۔ اس میں جو کمی رہی ہو اسے ہفتہ وقفِ جدید میں پورا فرمایا جائے۔

**۱۳۔ پشاور چھاؤنی و شہر** افراد کے لحاظ سے اور حیثیت کے لحاظ سے بھی وعدے کم ہیں۔ بقایا جات افسوسناک حد تک ہیں۔ بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

**۱۴۔ کوئٹہ۔** افراد اور حیثیت ہر دو لحاظ سے وعدے بہت ہی کم ہیں۔ اور بقایا بھی کافی ہے۔

---

**الفضل** سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

(مینجر الفضل)

---

## حیدرآباد میں دو کامیاب جلسے

بتاریخ ۲۲ر اگست ۱۹۶۰ء شام کو جماعت احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے بیت لاج میں "مذاہب عالم اور اسلام" کے موضوع پر زیر صدارت محترم ڈاکٹر احمد الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد ڈویژن ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مقامی جماعت کے علاوہ، باہر کی جماعتوں اور غیر از جماعت دوستوں نے بھی کثرت سے شرکت فرمائی۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد جناب مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو شریعت بھیجی گئی ہے وہی دنیا کے لئے کامل شریعت ہے آپ نے چیلنج کیا کہ اگر کسی کو اس شریعت پر کسی قسم کا کوئی اعتراض ہے تو اختتام جلسہ پر وہ سوال کر سکتا ہے۔ چنانچہ ایک بہائی نے چند سوالات کئے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔

۲۔ دوسرے دن احمدیہ ہال میں زیر صدارت جناب بابو عبد الغفار صاحب امیر ضلع حیدرآباد بعد نماز مغرب ایک اور جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اپنی جماعت کے علاوہ بعض بہائی اور غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

جناب مولوی غلام باری صاحب سیف نے ایک مدلل تقریر فرمائی۔ ان کے بعد جناب مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے اسلام اور بہائیت پر ایک دلچسپ اور عالمانہ تقریر فرمائی۔ بعدہٗ ایک بہائی دوست نے جناب مولانا صاحب موصوف سے مزید تسلی کے لئے چند سوالات کئے۔ جن کے احسن طریق سے جواب دیئے گئے۔

ان ہر دو جلسوں کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا اور اس طرح سے بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا۔ لوکل سندھی اور اردو اخبارات نے ہماری جلسے کی کارروائی اچھے رنگ میں شائع کی۔ (وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حیدرآباد)

---

### درخواست دعا

محترم حاجی سیٹھ عبد اللطیف نور محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ عراق تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ دل صاحب فراش ہیں۔ اور کافی کمزور ہو چکے ہیں۔

محترم حاجی صاحب سلسلہ احمدیہ کے مخلص خدام اور فدائی احباب میں سے ہیں۔ اور ان کا وجود احمدیہ مشن بلاد عربیہ کیلئے نہایت قیمتی اور بابرکت ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کیلئے دعا فرما دیں۔

# ہفتہ وقف جدید

## ۴ تا ۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء

تحریک وقف جدید کی اہمیت کو احباب جماعت پر پوری طرح واضح کرنے کے لئے "ہفتہ وقف جدید" منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں مقررہ تاریخوں میں جلسے کروا کر مؤثر تقاریر کے ذریعہ احباب جماعت کو اس تحریک کی برکات اور فوائد سے پوری طرح روشناس کرائیں۔

نیز ایسا انتظام فرمائیں کہ اس ہفتہ کے دوران تمام افراد جماعت تک وصولی اور وعدہ جات میں مزید اضافہ کی تحریک کی غرض سے پہنچا جائے۔ تا جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو اس مبارک تحریک میں شرکت سے محروم رہ جائے۔

وصولی پر خاص طور پر زور دیا جانا چاہئے۔ جن جماعتوں کی طرف سے اس ہفتہ کے اختتام تک سو فیصدی وصولی کی اطلاع موصول ہوئی ان کے نام خاص طور پر دعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ اس وقت فوری وصولی کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ ورنہ کام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ (ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

---

## فارم اصل آمد پُر کر کے ۲۰ ستمبر تک واپس کریں

حصہ آمد کے موصی احباب کی خاصی تعداد ابھی ایسی ہے جنہوں نے فارم اصل آمد پُر کر کے واپس نہیں کئے حالانکہ ان کو بذریعہ رجسٹری بھی یہ فارم بھیجے جا چکے ہیں اور ان کو وصول بھی ہو چکے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کے سالانہ حساب بھی نامکمل پڑے ہیں۔ اب قاعدہ کے مطابق آخری قدم یہی اٹھایا جا سکتا ہے کہ ان کی وصایا کو مجلس کارپرداز میں پیش کر دیا جائے اور مجلس قواعد کے مطابق جو چاہے فیصلہ کرے۔ لیکن دفتر ہذا ایسے احباب کو ۲۰ ستمبر تک پھر ایک موقعہ دینا چاہتا ہے۔ جو احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ فارم اصل آمد پُر کر کے ۲۰ ستمبر تک واپس کر دیں۔ اس کے بعد دفتر کو لازماً قواعد کے ماتحت کارروائی کرنی پڑے گی۔ اور اس کی ذمہ واری خود موصی احباب پر ہوگی۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

---

## انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے۔ چونکہ انصار اللہ کے قیام و طعام کے جملہ انتظامات مرکز کے ذمہ ہوتے ہیں جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کام اراکین انصار اللہ کے تعاون سے ہی سر انجام پا سکتا ہے۔ لہٰذا زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ سالانہ اجتماع کا چندہ بانرخ جلد تر بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ بروقت انتظامات ہو سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

## دعائے مغفرت

(۱) برادرم سید انور گیلانی کی اہلیہ محترمہ بچی کی ولادت کے بعد سات یوم بیمار رہ کر مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۶۰ء صبح ساڑھے چار بجے اس جہان فانی سے رحلت کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت، بزرگان سلسلہ اور صحابہ کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بچی کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (عبدالشکور ظفر ہاشمی ربوہ)

(۲) مکرم صوفی محمد عثمان صاحب سیمنٹ بلڈنگ لاہور مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۶۰ء صبح میو ہسپتال میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اس لئے ان کا جنازہ اسی دن شام کو ربوہ لایا گیا۔ جہاں بعد نماز عشاء مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کر دیا گیا۔

مرحوم مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم مبلغ امریکہ کی اہلیہ کے چچا تھے۔ آپ بہت ہی نیک اور صوفی منش اور خاموش مزاج انسان تھے۔ چندوں میں نہایت باقاعدہ تھے۔ باوجود خود غریب ہونے کے غرباء کی مدد اور خدمت اپنا فرض سمجھتے بلکہ اس میں لذت محسوس کرتے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بہت ہی عقیدت رکھتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

(بشیر الدین عبیداللہ سابق مبلغ ماریشس و مشرقی افریقہ)

---

# تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ایک مخلص دوست کی طرف سے

## اخلاص کا نمونہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی جاری فرمودہ تحریک اکناف عالم میں مساجد تعمیر کروانے پر جماعت کے مخلص اور مخیر احباب بڑے ذوق و شوق سے لبیک کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جس کی نیک مثالیں آئے دن احباب اخبار الفضل کی مختلف اشاعتوں میں ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک مخلص دوست مکرم قاضی حبیب الدین احمد صاحب بنکاک سقائی لینڈ نے اپنے مرحوم اعزاء کی طرف سے مسجد احمدیہ ہمبرگ جرمنی کے حسب ذیل وعدے ارسال فرمائے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ قاضی صاحب موصوف کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کے تمام مرحومین کے درجات بلند فرما کر اپنے جوار رحمت میں بڑے بڑے انعامات سے نوازے۔ دوسرے احباب بھی اپنے مرحومین کی خدمت اس صدقہ جاریہ سے کر سکتے ہیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

| نمبر | نام | رقم | |
|---|---|---|---|
| (۱) | از والد مرحوم ڈاکٹر قاضی لعل الدین صاحب | ۱۵۰/-/- | روپے |
| (۲) | از برادر مرحوم ڈاکٹر قاضی فیروز الدین صاحب | ۱۵۰/-/- | " |
| (۳) | از ہمشیرہ مرحومہ اسلم بیگم صاحبہ | ۱۵۰/-/- | " |
| (۴) | از " " اصغری بیگم صاحبہ | ۱۵۰/-/- | " |
| (۵) | از سسر مرحوم قاضی نور الدین صاحب | ۱۵۰/-/- | " |
| (۶) | از " " خواجہ غلام نبی صاحب | ۱۵۰/-/- | " |
| (۷) | از برادر مرحوم قاضی سردار احمد صاحب | ۱۵۰/-/- | " |
| (۸) | از " " قاضی طفیل احمد صاحب | ۱۵۰/-/- | " |
| (۹) | از والدہ مرحومہ فضل بی بی صاحبہ | ۱۵۰/-/- | " |
| (۱۰) | از " " عصمت بی بی صاحبہ | ۱۵۰/-/- | " |
| (۱۱) | از ساس مرحومہ حسین بی بی صاحبہ | ۱۵۰/-/- | " |
| (۱۲) | از " " خدیجہ بیگم صاحبہ | ۱۵۰/-/- | " |
| | میزان | ۱۸۰۰/ | روپے |

**تصحیح** — خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ۱۵۰/ روپے ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست نمبر ۲ شائع شدہ اخبار الفضل مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۶۰ء کے شمارہ نمبر ۵۲ میں معطیہ بہن کے کوائف درست طور پر حسب ذیل ہیں:۔ "مکرمہ ممتاز فقیر اللہ صاحبہ دہلی دروازہ لاہور منجانب والدہ محترمہ فیروز بیگم صاحبہ" (وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

---

## ضروری اطلاعات

**۱۔ داخلہ ملٹری کالج جہلم** — پانچ سالہ کورس ہائر سیکنڈری سکول کے امتحان تک۔ داخلہ اپریل میں آٹھویں نویں جماعت ۱۵ ۹/۶۱ سے شروع ہونے والے سیشن کے لئے داخلہ کی درخواستیں بنام کمانڈنٹ ملٹری کالج جہلم سرائے عالمگیر ۱۱/۶۰ ۵ تک۔ پراسپکٹس ۱/۸ روپیہ میں دفتر کالج سے۔ فیس ۲۵/ و ۷۵/ کے درمیان مطابق آمد سرپرست۔ (پ ٹ ۶۰/۸ ۲۹)

**۲۔ یو۔ ایس۔ اے میں ٹریننگ کا موقعہ** — ٹریننگ آٹھ ماہ۔ کرایہ آمد و رفت ہوائی سفر وظیفہ برائے اخراجات یو ایس سے۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۶۰/۹ ۱۲ تک بشمول پوسٹل آرڈر مالیتی ۵/ روپے۔ فارم دفتر رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی سے مفت۔ شرائط:۔ ایم۔ اے۔ عمر ۴۰ سے کم۔ سہ سالہ تجربہ ٹیچنگ (پ ٹ ۶۰/۸ ۲۹)

**۳۔ وظائف فوڈ و ایگریکلچر کونسل پاکستان** — سہ سالہ چار وظائف (سینیر) برائے پی ایچ ڈی کرنے۔ شرح ۲۵۰/۔ دو سالہ یک جونیر سکالرشپ۔ شرح ۲۰۰/۔ ایم ایس سی کرنے کے لئے۔ مقصد ریسرچ ایگریکلچر۔ فارسٹری اینیمل ہسبنڈری۔ فشریز وغیرہ مضامین۔ شرائط۔ ایم ایس سی و بی ایس سی برائے سینیر و جونیر وظائف بالترتیب۔ سہ سالہ ملازمت کونسل بعد ٹریننگ لازم۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۶۰/۹ ۲۰ تک معرفت متعلقہ یونیورسٹی یا ریسرچ کالج بنام سیکرٹری فارم ۱/ کے ٹکٹ بھیج کر دفتر فوڈ و ایگریکلچر کونسل پاکستان ۶ گل افشاں بہادر جنگ ہاؤسنگ شہید ملت روڈ کراچی ۵ سے۔ (پ ٹ ۶۰/۸ ۲۷) ناظر تعلیم۔ ربوہ

---

**شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز حسب قواعد ۱۵ ستمبر سے قبل مرکز میں بھجوا دی جائیں!**

قائد عمومی
انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

# اقوام متحدہ کے ماہرین کی خدمات حاصل کرنے کیلئے معاہدہ کیا جائے گا

## سرکاری ملازمین کا طبّی معائنہ ہر سال ہوا کرے گا (صدارتی کابینہ کا فیصلہ)

راولپنڈی یکم ستمبر۔ پاکستان جلد ہی اقوام متحدہ سے ایک معاہدہ کرے گا جس کے مطابق اقوام متحدہ میں کام کرنے والے بعض ماہرین کی خدمات مستعار لی جائیں گی جو پاکستان میں انتظامی اور عملی نوعیت کے کام سنبھال سکیں۔ اس کی منظوری کابینہ کے کل کے اجلاس میں دے دی گئی یہ اجلاس صدر محمد ایوب خان کی صدارت میں منعقد ہوا تھا

اجلاس میں جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں شریک ہونے والے پاکستانی وفد کے ارکان کی منظوری بھی دے دی گئی۔ فیصلہ کیا گیا کہ وفد کے ناموں کا اعلان وزارت خارجہ کی جانب سے کیا جائے۔ کابینہ نے فیصلہ کیا کہ آئندہ تمام سرکاری ملازموں کا طبی معائنہ ہر سال کرایا جائے۔ فیصلہ کیا گیا کہ جو لوگ سائنس اور ادب میں نمایاں کامیابی حاصل کریں انہیں صدر مملکت کی طرف سے میڈل دیا جایا کرے گا۔ اسی طرح صوبائی حکومتوں سے بھی کہا جائے گا کہ اس میدان میں جن لوگوں کی کامیابی اتنی بڑی نہ ہو کہ انہیں صدر کی طرف سے میڈل دیا جائے البتہ اسے اہمیت حاصل ہو تو اس صورت میں صوبائی حکومتوں کی طرف سے ایسے لوگوں کی ہمت افزائی کے لئے ڈویژنوں کی بنیاد پر کوئی سکیم تیار ہونی چاہیئے جس کے مطابق ایسے لوگوں کو تمغے یا نقدی بطور انعام دی جائے۔ مقصد یہ ہے کہ تقاضی صاحبِ ذوق لوگوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کی حوصلہ افزائی ہو۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ دستکاریوں کی ہمت افزائی کے لئے بھی ایسا ہی طریقہ اختیار کیا جائے۔ کابینہ نے فیصلہ کیا کہ پیداوار کے بارے میں دس ستمبر ۱۹۶۰ء سے منیلا میں شروع ہونے والی گول میز کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے پاکستانی وفد بھیجا جائے۔ اس کانفرنس میں شریک ہونے والے ممالک اپنی صنعتی سرگرمیوں کی تفصیل پیش کریں گے اس کے علاوہ کانفرنس میں باہمی مسائل بھی زیر غور لائے جائیں گے۔ اس کانفرنس میں شریک ہونے والے پاکستانی وفد کی قیادت وزارت صنعت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر جعفری کو سونپی جائے گی۔ مسٹر رضا علی وفد کے رکن ہوں گے وہ اس وقت انڈسٹریل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ لاہور کے ڈائرکٹر ہیں۔

# بھارت کے لئے پچاس کروڑ روبل قرضہ

نئی دہلی یکم ستمبر۔ مسٹر مرار جی ڈیسائی وزیر خزانہ نے کل پارلیمنٹ میں بتایا کہ روس نے تیسرے پنج سالہ منصوبے کی تکمیل کے سلسلے میں بھارت کو پچاس کروڑ روبل قرض دینے کی پیش کش کی ہے جو ساٹھ کروڑ روپے کے برابر ہوتے ہیں۔ آپ نے کہا بھارت نے یہ پیش کش قبول کر لی ہے۔ آپ نے کہا روس نے پچھلے سال بھی بھارت کو ڈیڑھ کروڑ روبل کا قرض دیا تھا

# انسدادِ گداگری کا قانون بنانے کی تجویز

لائل پور۔ یکم ستمبر لائل پور اور ملتان کے ڈپٹی کمشنروں نے مشترکہ طور پر صوبائی حکومت سے سفارش کی ہے کہ وہ ریلوے ٹرینوں اور ریلوے کی انتظار گاہوں میں گداگری کے انسداد کے لئے فوری اور مؤثر کارروائی کرے۔ انہوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس برائی کے انسداد کا مؤثر علاج امدادی مرکزوں کا قیام ہے جس کے لئے کافی روپے کی ضرورت ہے جو اس وقت موجود نہیں ڈپٹی کمشنروں نے تجویز کیا ہے کہ معاشرے کے بہترین مفاد کی خاطر اس سلسلے میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

# جامعہ عثمانیہ ہندی یونیورسٹی نہیں بنیگی

نئی دہلی یکم ستمبر ہندوستان کے وزیر تعلیم ڈاکٹر شری مالی نے لوک سبھا میں بتایا ہے کہ یہ تجویز ترک کر دی گئی ہے کہ ان کی وزارت عثمانیہ یونیورسٹی کو اپنی تحویل میں لے کر ہندی کو ذریعہ تعلیم بنا دے۔ انہوں نے کہا کہ آندھرا کی حکومت کو اس تجویز سے اتفاق نہیں ہے۔

# تیل کی تلاش کے روسی ماہروں سے گفت و شنید

راولپنڈی یکم ستمبر۔ پاکستان اور روس کے نمائندوں کی بات چیت ستمبر کے پہلے ہفتے کراچی میں شروع ہو جائے گی جس میں روسیوں کو تیل کی تلاش کے لئے پاکستان کے بعض علاقوں میں لائسنس دینے کے سوال پر غور کیا جائے گا موصولہ اطلاعات کے مطابق تیل کی تلاش کے روسی ماہر ستمبر کے شروع میں پاکستان پہنچ جائیں گے۔ چھ سات ماہروں کی یہ ٹیم معدنیات کے ڈائرکٹر کی قیادت میں کام کرے گی ——

حکومت پاکستان نے جولائی میں اعلان کیا تھا کہ تیل کی تلاش کے سلسلے میں ابتدائی بات چیت شروع کرنے سے متعلق روس کی پیش کش منظور کر لی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس گفت و شنید میں یہ طے پائے گا۔ کہ روسیوں کو تیل کی تلاش کے لئے کونسا علاقہ دیا جائے۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں

# نہری پانی کے معاہدہ پر ۱۹ ستمبر کو دستخط ہو جائیں گے عالمی بنک کا اعلان

## معاہدہ کی شرائط پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ (نہرو)

واشنگٹن یکم ستمبر عالمی بنک کے افسروں نے اعلان کیا ہے کہ نہری پانی کا بارہ سالہ پرانا جھگڑا چکانے کے لئے انیس ستمبر کو کراچی میں ایک معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان پاکستان کی طرف سے اور پنڈت نہرو وزیر اعظم بھارت اپنے ملک کی طرف سے دستخط کریں گے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر الف جو اس جھگڑے کے سلسلے میں بڑے سرگرم رہے ہیں اور جنہوں نے حال ہی میں نئی دہلی اور راولپنڈی کا بھی دورہ کیا تھا معاہدے پر دستخط کرنے کی تقریب میں حصہ لینے کے لئے کراچی جائیں گے۔

نئی دہلی کی اطلاع کے مطابق پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں اعلان کیا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان نہری پانی کے معاہدے کی شرطوں کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے

## نہری پانی کے معاہدہ پر عمل درآمد کی نگرانی کے لئے

## مشترکہ کمیشن قائم کیا جائے گا

### پنڈت نہرو کی طرف سے نہری پانی کے معاہدہ کی تفصیلات کا اعلان

نئی دہلی ۲ ستمبر پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ نہری پانی سے متعلق ہونے والے معاہدہ پر عملدرآمد کی نگرانی کے لئے دونوں ملکوں کے ایک ایک نمائندے پر مشتمل ایک مشترک کمیشن قائم کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا معاہدے پر عملدرآمد کرنے کے سلسلہ میں اگر کوئی بڑا اختلاف رائے یا جھگڑا پیدا ہو جائے تو ثالثی کے ذریعے اس کا تصفیہ کرانے کی گنجائش رکھی جائے گی۔ آپ نے کہا اس معاہدے کو اپریل ۱۹۶۰ء سے نافذ العمل سمجھا جائے گا۔

پنڈت نہرو لوک سبھا میں خارجہ پالیسی کی دو روزہ بحث کا جواب دے رہے تھے۔ آپ نے کہا نہری پانی کے مجوزہ معاہدے پر ۱۹ ستمبر کو کراچی میں دستخط ہونے کی توقع ہے۔ یہ معاہدہ بالعموم انہی تجاویز کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے جو عالمی بنک کی طرف سے ۱۹۵۴ء میں پیش کی گئی تھیں۔ آپ نے کہا پاکستان کو مشرقی دریاؤں (ستلج، راوی، بیاس) سے ملنے والے پانی کا جتنا نقصان برداشت کرنا پڑے گا اسی کے مطابق بھارت کی طرف سے پاکستان کو مالی امداد دی جائیگی تاکہ پاکستان متبادل نہریں اور بند تعمیر کر سکے۔ عبوری مدت (جس میں پاکستان متبادل نہریں اور بند وغیرہ کی تعمیر مکمل کرے گا) میں بھارت کی طرف سے پاکستان کو ملنے والے نہری پانی میں بتدریج کمی کی جاتی رہے گی۔ دس سال کی عبوری مدت کے اختتام کے بعد بھی پاکستان بھارت سے بعض خاص شرطوں کے تحت پانی لینے کا مجاز ہوگا۔

پنڈت نہرو نے کہا اگر پاکستان دس سال کی عبوری مدت میں متبادل نہریں اور بند تعمیر نہ کر سکا تو اس صورت میں عبوری مدت میں تین برس کا اضافہ کیا جا سکے گا۔ لیکن ایسی صورت پیدا ہونے پر بھارت کی طرف سے ملنے والی امداد میں اور بھی کمی کی جائیگی۔

## کراچی میں ایک اور جہاز کی تعمیر

کراچی ۲ ستمبر۔ پی آئی ڈی سی کے جہاز سازی کے کارخانے نے کراچی پورٹ ٹرسٹ کے لئے کیچڑ صاف کرنے کا ایک اور جہاز تعمیر کیا ہے جو دو سو فٹ لمبا ہے۔ اس جہاز کا وزن ایک ہزار ٹن ہے اور اس میں ساڑھے سات سو گھوڑوں کی طاقت ہے۔ اسی کارخانے نے ستمبر ۵۹ء میں بھی کراچی پورٹ ٹرسٹ کے لئے کیچڑ صاف کرنے والا ایک جہاز تیار کیا تھا۔

## چین نے ہندوستان سے معافی مانگ لی

نئی دہلی ۲ ستمبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل لوک سبھا میں بتایا کہ شمال مشرقی سرحد کے حالیہ خلاف ورزی کے خلاف کمیونسٹ چین سے جو احتجاج کیا گیا تھا اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ چین نے بھارت سے معذرت چاہی ہے اور بتایا ہے کہ سخت دھند کی وجہ سے چین کا ایک دستہ غلطی سے بھارت کی سرحد پار کر گیا تھا۔ لیکن جونہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ بھارتی سرحد سے واپس چلا آیا۔



## آسام کے سیلاب میں ۲۸ افراد ہلاک

نئی دہلی ۲ ستمبر۔ آبپاشی و بجلی کے مرکزی وزیر نے کل لوک سبھا میں بتایا۔ صوبہ آسام کے حالیہ سیلابوں میں پانچ ہزار سو مربع میل رقبہ زیر آب آگیا اور اٹھائیس انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔

## سبک رفتار میں ریزرویشن

لاہور ۲ ستمبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے نئی ریل کار "سبک رفتار" میں لاہور سے راولپنڈی تک درجہ سوم کی نشستیں ریزرو کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے پر ۲ ستمبر سے عمل شروع کر دیا جائے گا۔ ریلوے حکام نے مسافروں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے ساتھ بہت کم سامان لائیں۔ زیادہ سامان ہو تو اسے تمام اسٹیشنوں پر بک کرا دیں۔

سری نگر ۲ ستمبر مقبوضہ کشمیر اسمبلی میں بتایا گیا ہے کہ اس سال کے پہلے چھ مہینوں میں مقبوضہ کشمیر میں بموں کے ۳۱ دھماکے ہوئے جن میں پانچ اشخاص ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ گذشتہ سال مقبوضہ کشمیر میں بموں کے ۶۵ دھماکے ہوئے تھے جن سے ۸ افراد ہلاک اور ۱۵ مجروح ہوئے۔

## لائل پور کے قریب بجلی کا کنٹرول سینٹر قائم کیا جائے گا!

### مغربی پاکستان میں بجلی گھروں اور گرڈ کے سلسلہ کو کنٹرول کرنے کا منصوبہ

راولپنڈی ۲ ستمبر معلوم ہوا ہے پانی اور بجلی کا ترقیاتی ادارہ (واپڈا) سارے مغربی پاکستان میں بجلی گھروں اور گرڈ کے جال کو کنٹرول کرنے کے لئے لائلپور شہر سے باہر ایک بڑا کنٹرول سینٹر قائم کرے گا۔ اس مرکز میں جدید ترین سامان ہوگا۔ اور اس میں چار سو میل سے زائد فاصلے پر واقع بجلی کے سب اسٹیشنوں کے لئے دیئے گئے الارم اور سگنل وغیرہ وصول کئے جائیں گے۔

ان سگنلوں میں بجلی کی اصل مقدار بتائی جائے گی۔ جو پیدا اور استعمال ہو رہی ہو گی۔ اس کے علاوہ سب سٹیشنوں میں وولٹیج کرنٹ اور بجلی اور انفرادی لائن سیکشنوں پر بجلی کے بارے میں معلومات بھی بتائی جائیں گی۔ سگنل یہ بات بھی بتائینگے کہ کون سے جنریٹر۔ ٹرانسفارمر اور سرکٹ بریکرز کا گرڈ سے رابطہ قائم ہے اگر کسی لائن نے کام کرنا بند کر دیا تو کنٹرول سینٹر کو سگنل سے پتہ چل سکے گا۔ کہ کون سا پرزہ کام نہیں کر رہا۔

کنٹرول سینٹر میں ایک بہت بڑا مشینی نقشہ رکھا جائے گا۔ جس میں تمام جنریٹروں ٹرانسمیشن لائنوں۔ سرکٹ بریکرز اور ٹرانسفارمرز کی پوزیشن کا پتہ چل سکے گا۔ یہ پوزیشن گرڈ کے جال پر اصل پوزیشن کے مطابق ہو گی۔ کیونکہ نقشے پر "لوڈنگ ڈایاگرام" میٹر عدد نما اور لیمپ بھی نصب ہوں گے۔ لوڈنگ ڈایاگرام کے سامنے ایک چھوٹا سا پینل بجلی پیدا کرنے والے تمام اہم سٹیشنوں پر بجلی کی مقدار ظاہر کرے گا تاکہ یہ لائنوں پر بجلی کے ساتھ گڈمڈ نہ ہو سکے لوڈنگ ڈایاگرام پر ایک نظر ڈالنے سے کنٹرولنگ انجینئر کو یہ پتہ چل سکے گا۔ کہ کسی خاص بجلی گھر میں کتنی بجلی پیدا یا استعمال کی جا رہی ہے۔ اسی طرح وہ زائد بجلی ایسے مقامات کو منتقل کر سکے گا۔ جہاں عارضی طور پر بجلی کی قلت پیدا ہوتی ہو گی۔ ڈایاگرام یہ بھی بتائیگا کہ آیا مختلف لوڈز کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کافی مقدار میں پن بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔

تمام جنریٹنگ اور سب سٹیشنوں میں خاص قسم کے برقی آلات نصب کئے جائیں گے ان آلات میں برقی کنٹرول کے اسی اصول پر عمل کیا جائیگا جن پر خلائی راکٹوں اور زمین پر انکے کنٹرولنگ سینٹروں میں عمل کیا جاتا ہے ان آلات کے ذریعے محض بٹن دبانے سے بعض عام ہدایات جاری کی جا سکیں گی۔ سینٹر میں دور کے علاقوں کو کنٹرول کرنیکی مشینیں بھی نصب



رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴